رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

التَّحْذِيرُ مِنْ بِنَاءِ المَسَاجِدِ عَلَى القُبُورِ | أردو | اردو

قبروں پر مسجد بنانے پر تنبیہ

سماحة الشيخ
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

ح جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٨هـ

بن باز ، عبدالعزيز
التحذير من بناء المساجد على القبور - أردو. / بن باز ، عبدالعزيز ؛ جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات - ط١. .- الرياض ، ١٤٤٨هـ
١١ ص ؛ ..سم

رقم الإيداع: ١٤٤٨/٣٥٥٨
ردمك: ١-٣٩٧-٥١٧-٦٠٣-٩٧٨

التَّحْذِيرُ مِنْ بِنَاءِ المَسَاجِدِ
عَلَى القُبُورِ

قبروں پر مسجد بنانے پر تنبیہ

لِسَمَاحَةِ الشَّيْخِ العَلَّامَةِ
عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَازٍ
رَحِمَهُ اللهُ

سماحة الشيخ
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دسواں کتابچہ: قبروں پر مسجد بنانے پر تنبیہ

شروع اللہ کے نام سے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اما بعد: میں نے رابطہ علوم اسلامیہ کے مجلہ کے تیسرے شمارے میں (مسلمانوں کی خبریں اس مہینے میں) کے باب میں شائع شدہ مواد کا مطالعہ کیا تو پایا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ کی رابطہ علوم اسلامیہ اس غار پر مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حال ہی میں الرحیب گاؤں میں دریافت ہوا ہے، اور یہ وہی غار ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں قرآن کریم میں مذکور اصحاب کہف آرام فرماتھے۔ انتہی

اللہ اور اس کے بندوں کے لیے نصیحت کے وجوب کو مد نظر رکھتے ہوئے؛ میں نے مملکت اردنیہ ہاشمیہ کی رابطہ علوم اسلامیہ کو اسی مجلے میں ایک پیغام دینے کا ارادہ کیا؛ جس کا مضمون یہ ہے: اس رابطہ کو اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ جس غار پر مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس پر عمل درآمد نہ کریں؛

کیونکہ انبیاو صالحین کی قبروں اور ان کے آثار پر مساجد تعمیر کرنا ان چیزوں میں سے ہے جن سے کامل اسلامی شریعت نے منع اور خبر دار کیا ہے، اور اس فعل کو انجام دینے والے پر لعنت کی ہے؛ کیونکہ یہ شرک کے ذرائع میں سے ہے، اور انبیاو صالحین کے بارے میں غلو کا سبب بنتا ہے، حقیقت اس بات کی گواہ ہے کہ شریعت جو کچھ لے کر آئی ہے وہ درست ہے اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے، اور یہ ایک روشن دلیل اور قاطع حجت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ اللہ کی طرف سے لایا اور امت تک پہنچایا وہ سچ ہے۔ اور جو کوئی بھی اسلامی دنیا کے حالات پر غور کرے، اور اس شرک و غلو پر غور کرے جو اس کے اندر قبروں پر مساجد تعمیر کرنے، ان کی تعظیم کرنے، ان پر فرش بچھانے، ان کو سجانے اور ان کے لیے مجاور مقرر کرنے کی وجہ سے، پیدا ہو گیا ہے، تو وہ یقیناً جان لے گا کہ یہ سب امور شرک کے ذرائع میں سے ہیں، اور یہ کہ اسلامی شریعت کی خوبیوں مں سے یہ شمار کیا جائے گا کہ اس نے ان سب سے منع کیا اور روکا ہے اور اس طرح کے کاموں کا اہتمام کرنے اور ان پر توجہ دینے سے خبر دار کیا ہے۔

اس بارے میں جو روایتیں آئی ہیں ان میں یہ روایت بھی ہے جسے شیخین

بخاری و مسلم -رحمہا اللہ- نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، قالَتْ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا، قالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا». "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا۔" عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی امت کو یہود و نصاریٰ کے عمل سے خبر دار کر رہے تھے۔ اور اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر بھی کھلی رہنے دی جاتی۔ لیکن یہ ڈر تھا کہ کہیں اسے مسجد (سجدہ گاہ) نہ بنالیا جائے۔ اور اسی طرح بخاری و مسلم میں ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کلیسا کا ذکر کیا جو انہوں نے ملکِ حبشہ میں دیکھا تھا، اور اس میں موجود تصویروں کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: «أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ؛ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ». "وہ ایسے لوگ تھے کہ اگر اُن میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں وہ تصویریں بنالیتے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک ساری مخلوقات میں سب سے بدترین ہیں"۔

صحیح مسلم میں جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن قبل فرماتے ہوئے سنا: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ». "میں اللہ تعالی کے سامنے اس چیز سے بری ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا، تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا۔ خبر دار! بے شک تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے۔ لہذا خبر دار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں"۔ اس باب کی حدیثیں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

مذاہب اربعہ کے علمائے کرام اور ان کے علاوہ دیگر مسلم علمانے بھی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اور امت کے لئے خیر خواہی کی بنا پر، اور اس کو اس بات سے خبر دار کرنے کے لئے کہ کہیں وہ ان غلطیوں میں نہ

پڑ جائے جن میں ان سے پہلے کے یہود و نصاریٰ کے غلو صفت اور اس امت کے گمراہ لوگ پڑ چکے ہیں، واضح طور قبروں پر مساجد بنانے سے منع کیا ہے اور اس سے خبر دار کیا ہے۔

رابطہ علوم اسلامیہ اردن اور دیگر مسلمانوں پر واجب ہے کہ سنت کو اپنائیں، ائمہ کے منہج پر چلیں، اور ان چیزوں سے بچیں جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے خبر دار کیا ہے؛ کیونکہ اسی میں بندوں کی اصلاح، ان کی سعادت اور دنیا و آخرت میں ان کی نجات ہے۔ اور بعض لوگوں نے اس باب کا تعلق اصحاب کہف کے قصہ میں وارد اللہ تعالی کے اس فرمان سے جوڑا ہے:

﴿...قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُواْ عَلَىٰٓ أَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِم مَّسۡجِدٗا﴾

"کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے". [الکھف:٢١]

اس کے جواب میں یہ عرض ہے: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس زمانے کے سرداروں اور اہل اقتدار کے بارے میں خبر دی ہے کہ انھوں نے یہ بات کہی، اور یہ ان سے رضامندی اور ان کی تائید کے طور پر نہیں ہے، بلکہ ان کے عمل کی مذمت، عیب جوئی اور ان کے طرز عمل سے نفرت دلانے کے لیے ہے۔ اس پر

یہ بھی دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو اس کی تفسیر سب سے بہتر جانتے تھے، انھوں نے اپنی امت کو قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا، اس سے ڈرایا اور اس فعل کو انجام دینے والے پر لعنت بھیجی اور اس کی مذمت کی۔

اگر یہ جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اتنی سختی نہ فرماتے اور نہ ہی اس پر لعنت بھیجتے، اور نہ ہی یہ فرماتے کہ ایسا کرنے والا اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق میں سے ہے۔ اور یہ حق کے طالب کے لیے کافی اور قانع کرنے والا ہے۔ اور اگر ہم فرض کرلیں کہ قبروں پر مساجد بنانا ہم سے پہلے والوں کے لیے جائز تھا، تو بھی ہمارے لیے اس میں ان کی پیروی جائز نہیں؛ کیونکہ ہماری شریعت نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے، ہمارے رسول علیہ الصلاۃ والسلام خاتم الرسل ہیں، آپ کی شریعت کامل اور عام ہے، اور آپ نے ہمیں قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے؛ لہذا آپ کی مخالفت ہمارے لیے جائز نہیں، آپ کی اتباع اور آپ کے لائے ہوئے دین پر قائم رہنا واجب ہے، اور ان قدیم شریعتوں اور ان لوگوں کی پسندیدہ عادات کو چھوڑ دینا واجب ہے جو ان پر عمل کرتے تھے؛ کیونکہ اللہ کے شریعت سے زیادہ کامل کوئی چیز نہیں، اور

رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رہنے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو اقوال واعمال، ظاہر و باطن اور تمام معاملات میں مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرمائے، یہاں تک کہ ہم اللہ جل جلالہ سے ملیں۔ یقیناً اللہ تعالی سب کچھ سننے والا اور بہت قریب ہے۔

درود وسلام نازل ہو اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد پر اور آپ کے اہل بیت، صحابہ اور تا قیامت آپ کے طریقہ کی پیروی کرنے والوں پر۔

***

حرمين
رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

رسالة الحرمين

حرمین کا پیغام

مختلف زبانوں میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
رہنمائی پر مبنی شرعی مواد

978-603-517-397-1